

باب نمبر 2

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

(لاہور بورڈ 2015)

سوال نمبر 1: اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

ج: محبت کا معنی: عربی زبان میں محبت کا معنی دلی چاہت اور قلبی میلان ہے۔

اللہ کے ساتھ محبت:

اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی خالق و مالک اور رازق ہے اس لیے اس کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اس کی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نوازشات کا تقاضا ہے کہ ہر کسی سے بے نیاز ہو کر اسی سے محبت کی جائے۔

وجود باری تعالیٰ کی دلیل:

انسان سوچتا ہے کہ جب ایک کرسی، ایک میز اور ایک مٹی کا پیالہ بھی بغیر کسی بنانے والے کے تیار نہیں ہوتا تو یہ زمین، یہ آسمان، یہ چاند، یہ سورج، یہ انسان اور اس کے وجود میں یہ بے شمار قوتیں بھی تو کسی خالق کی قدرت، رحمت اور حکمت سے پیدا ہوئی ہوں گی۔ یہ قدرت اور حکمت اس کے وجود کے لیے دلیل بھی ہے۔ اور اس کو تسلیم کرنے سے حیات انسانی اور وجود کائنات کا درست ادراک بھی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کی تخلیق کے جلوے ہر جگہ نمایاں ہیں۔

انسان کی عظمت:

انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو تسلیم کرے، اس کی محبت میں سرشار رہے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (سورة البقرة: ۲۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

عبادت اور بندگی کا تقاضا:

عبادت اور بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ جب پیدا اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو حکم بھی اسی کا مانیں، آنکھیں اس نے دی ہیں تو اسی کی رضا کے مطابق دیکھو، کان اس نے عطا کیے ہیں تو اس کے فرامین کو سنو اور ان پر عمل کرو سوچنے کے لیے عقل اس نے دی ہے تو ہر لمحہ اس کی قدرت، طاقت اور ذات پر غور و فکر کرو۔

سوچ کا درست زاویہ:

سوچ کا یہ درست زاویہ محبت الہی کی دعوت دیتا ہے کہ کسی کا ایک معمولی سا حسن سلوک ساری عمر کی احسان مندی کا باعث بنتا ہے تو جو زندگی بخشا ہے اور جہاں سے ساری محبتیں جنم لیتی ہیں اُس کے لیے ساری عمر محبت کے جذبے پر وان کیوں نہ چڑھیں۔

ایمان کا تقاضا:

ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ سے بے حد محبت کی جائے یہی وجہ ہے کہ اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (سورة البقرة: ۱۶۵)

ترجمہ: اور جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔

باب نمبر: 2 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

موضوعاتی مطالعہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا:

اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اور پوری دلجمعی سے اُن پر عمل کیا جائے۔

رحمت الہی:

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہر دور میں انسان کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرامؑ مبعوث فرمائے اور ان پاک لوگوں کو اپنے احکام، کتابوں یا صحیفوں کی شکل میں عطا فرمائے۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی اس سلسلہ ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں۔

آخری پیغام عمل:

قرآن مجید جو کہ حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا دائمی ہدایت کی کتاب ہے اور انسان کی فلاح کے لئے آخری پیغام عمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

تکمیل ایمان:

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

حاصل کلام:

اللہ تعالیٰ کے انسان پر بے حد احسانات ہیں۔ ان احسانات کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے۔

سوال نمبر 2: رسول ﷺ اللہ کی محبت سے کیا مراد ہے؟ یا قرآن وحدیث کے مطابق حضور ﷺ کے ساتھ محبت کی اہمیت بیان کریں۔
(گوجرانوالہ بورڈ 2015)

ج: محبت کا معنی: عربی زبان میں محبت کا معنی دلی چاہت اور قلبی میلان ہے۔

رسول ﷺ سے محبت:

حضرت محمد ﷺ کے انسانیت پر بے حد احسانات ہیں اُن احسانات کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ سے محبت کی جائے اور آپ ﷺ کی محبت و اطاعت کو جان، مال، اولاد، والدین بلکہ تمام چیزوں سے زیادہ ترجیح دی جائے۔

قرآن اور محبت رسول ﷺ:

۱۔ محبت رسول ﷺ ایمان کا تقاضا:

نبی اکرم ﷺ سے محبت بھی ایمان کا تقاضا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الْأَنْبِيَاءُ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (سورة الْأَنْزَاب: ۶)

پیغمبر ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ سے آگے بڑھنے کی ممانعت:

محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے آگے نہ بڑھا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا إِنْ يَدِيَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (سورة الْحُجُرَات: ۱)

”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کرم ﷺ سے آگے نہ بڑھو۔“

باب نمبر: 2: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

موضوعاتی مطالعہ

۳۔ حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا:

حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے لیے آپ ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو“

احادیث اور محبت رسول ﷺ:

- ۱۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ (بخاری)
- تم میں سے کوئی ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے آباؤ اجداد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔
- ۲۔ مَنْ أَحَبَّ سَنَنْتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی)
- جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔
- ۳۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: قیامت کب آئے گی؟
- آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اُس کے لئے کیا تیاری کی؟
- اس نے عرض کی: (میرے پاس تو) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
- تم جس سے محبت کرتے ہو (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گے۔ (بخاری)

حضور ﷺ کی محبت کا تقاضا:

حضور ﷺ کی محبت کے درج ذیل تقاضے ہیں:

- ۱۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت میں کوئی شریک نہ ہو۔
- ۲۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام رشتوں اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔
- ۳۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند ناپسند پر ترجیح حاصل ہو۔

حاصل کلام:

اللہ تعالیٰ کی سب سے محبوب ہستی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اگر کوئی اللہ سے محبت کا خواہشمند ہے تو اسے چاہئے وہ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر ان کی اطاعت کرے۔

(گوجرانوالہ 2015)

سوال نمبر 3: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

اطاعت رسول ﷺ کا مفہوم:

اطاعت کے لغوی معنی تابعداری، فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے ہیں۔ حضور ﷺ کے فرمودات اور سیرت پر عمل پیرا ہونا، اطاعت رسول ﷺ کہلاتا ہے۔

اطاعت رسول اللہ ﷺ کی ضرورت:

انسان کو اللہ پاک نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کو عقل و شعور کی نعمت بھی عطا کی ہے۔ انسان کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں۔ اللہ کی فرمانبرداری کا راستہ اور دوسرا اس کی نافرمانی کا راستہ۔ انسان شعور کے باوجود گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے براہ راست تعلیم نہیں دی بلکہ انبیاء اور رسول بھیجے تاکہ انسان راہ راست پر رہے۔ ان انبیاء میں حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان سے محبت اور ان کی اطاعت کو اللہ پاک نے ایمان کا درجہ دیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی ایمان کی تکمیل چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے کیونکہ آپ ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔

موضوعاتی مطالعہ

باب نمبر: 2: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

قرآن اور اطاعت رسول ﷺ:

۱۔ اسوۂ حسنہ:

قرآن مجید کا نزول حضور ﷺ پر ہوا اس کی وضاحت اور تشریح آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں موجود ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کی پیروی کے ذریعے ہی اللہ کے احکام کو سمجھا اور ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورة الاحزاب: ۲۱)

تحقیق تمہارے لئے حضور ﷺ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۔ اطاعت رسول ﷺ ہی اطاعت الہی:

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کو رسول اللہ کی اطاعت سے مشروط قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت شمار ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (سورة ۸۰: ۴) ”جس نے رسول کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی“

۳۔ محبت الہی بذریعہ اطاعت رسول ﷺ:

حضور ﷺ کی اطاعت و اتباع کے ذریعے ہی اللہ کا محبوب بندہ بنا جاسکتا ہے۔ کیونکہ محبت الہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورة آل عمران: ۳۱)

”کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

۴۔ آپ ﷺ کے فیصلے کی اہمیت:

اطاعت میں مکمل خود پسردگی درکار ہوتی ہے اس لئے وہ شخص مومن ہی نہیں ہوگا جو اسلام قبول کرے اور آپ ﷺ کے فیصلے کو قبول نہ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورة النساء: ۶۵)

”تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ کا حکم نہ مان لیں اور پھر جو فیصلہ آپ

”کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں“

احادیث اور اطاعت رسول ﷺ:

۱۔ مومن کی پہچان:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَؤُلَاءِ تَبَعًا لِمَا جُنْتُ بِهِ (فتح الباری)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان تعلیمات کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں۔

۲۔ سنت رسول ﷺ سے محبت:

باب نمبر: 2 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

موضوعاتی مطالعہ

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی)

جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

۳۔ اطاعت رسول ﷺ ہی اطاعت الہی:

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ (بخاری)

جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۴۔ جنت میں داخلہ:

مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى (بخاری)

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (یعنی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)۔

حاصل کلام:

محبت و اطاعت لازم و ملزوم ہیں بغیر محبت کے اطاعت نہیں ہوتی اور اطاعت کے بغیر محبت کا دعویٰ فضول ہے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا دم بھرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ عملی زندگی میں قرآن و سنت کو اپنی زندگی کا محور بنائیں۔

سوال نمبر 4: قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں ختم نبوت پر نوٹ لکھیں۔

ج: آیت ختم نبوت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (سورة الاحزاب: ۴۰)

”(لوگو!) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہہ کر یہ اعلان فرما دیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس آیت مبارکہ کی

روشنی میں ختم نبوت کا مفہوم درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کا مفہوم:

لفظی معنی:

ختم کا معنی ہے کسی چیز کا آخر، اتمام یا مہر اور نبوت کا معنی ہے پیغام الہی پہنچانے کی ذمہ داری۔ ختم نبوت سے مراد انبیاء کے سلسلے کا اختتام اور

خاتم النبیین سے مراد انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا۔

اصطلاحی مفہوم:

ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے حضرت محمد ﷺ کو اس جہان میں بھیج کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم فرمایا۔

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی معبوث نہیں ہوگا۔

قرآن اور ختم نبوت:

قرآن مجید میں 100 سے زائد ایسی آیات ہیں جن سے ختم نبوت کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ تکمیل دین اور اتمام نعمت:

آپ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (سورة المائدة: ۳)

باب نمبر: 2 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

موضوعاتی مطالعہ

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔“

۲۔ تصویر بین الاقوامیت:

رسول اکرم ﷺ سے قبل انبیاء کرامؑ کچھ خاص علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لئے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے۔ لیکن آپ ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا، ایک مرکز، ایک اسوہ اور ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (سورة الاعراف: ۱۵۸)
”فرما دیجئے! کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔“

۳۔ پریشان نظری کا خاتمہ:

آپ ﷺ کی آمد کے بعد یہ بات طے ہو گئی کہ اب انسان کو ہدایت صرف ایک ہی در سے ملے گی۔ پریشان نظری کا خاتمہ کر دیا گیا۔ حق کی تلاش کا مرحلہ تمام ہو گیا۔ اب صرف اسلام پر عمل کیا جائے گا۔ اگر کوئی انسان اس کے علاوہ دین کی پیروی کرے گا تو اُسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (سورة آل عمران: ۸۵)
”اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔“

احادیث اور ختم نبوت

دوسو سے زائد احادیث میں ختم نبوت کا ذکر ملتا ہے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ قصر نبوت کی تکمیل:

”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کر لیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا تو میں نے اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“ (مسلم)

۲۔ سلسلہ نبوت کا خاتمہ:

إِنَّ الزَّيْلَ سَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي (ترمذی)
”نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔“

۳۔ دائمی نبوت:

أَنَا رَسُولٌ مِّنْ أَذَرِ كُتِّ حَيَاةٍ وَمَنْ يُولَدْ بَعْدِي (الخصائص الكبرى)
”میں اُس کے لئے بھی رسول ہوں جسے میں زندہ پاؤں اور اُس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔“

حاصل کلام:

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو باقی انبیاء کی نسبت دین کامل عطا کیا آپ کی شریعت کو تمام انسانیت کے لیے عام اور تمام زمانوں کے لیے کافی قرار دیا۔ اس لئے اب صرف دین اسلام پر عمل ہوگا۔ کسی نئے نبی اور رسول کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا۔ تمام انسانیت کو یہ پیغام دے دیا گیا کہ صرف اسلام پر عمل کیا جائے گا۔ اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی تسلیم کیا جائے گا۔